تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

ماہنامہ　انٹرنیٹ گزٹ

المنار

جلد نمبر : 3　ستمبر 2013ء　شمارہ نمبر : 9

ایڈیٹر : مقصودالحق

نائب ایڈیٹر: مبارک احمد صدیقی　مینیجر : سید نصیر احمد

المنار ہر ماہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر upload کر دیا جاتا ہے۔آپ گزشتہ شمارے دیکھنا چاہیں تو Periodicals کے حصّہ میں جا کر ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ المنار کو ہمیشہ آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔(ادارہ)

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

53, Melrose Road, London, SW18 1LX

فون:020 8877 5510　فیکس:020 8877 9987

ای میل:ticassociation@gmail.com

قال اللہ تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ○وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ○

(سورۃ آل عمران:۱۰۴-۱۰۳)

ترجمہ:اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو:

''اے ہمارے اللہ تو محمد اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور اس کی آل پر درود بھیجا۔ اے اللہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراہیم کی آل کو برکت عطا کی۔ تو بہت حمد اور بزرگی والا ہے۔''

(مسلم-باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

کلام الامام

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دُور فرمائے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(از مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل صفحہ 342)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

☆ یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے اور صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار نہ ہونا چاہئے۔

☆ ایک دوسرے کو ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے ختم کر دو۔

☆ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین اور بُری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض و غایت بھی ہے اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھرپور حصہ لیں۔

(خطبہ جمعہ 18 جولائی 2003)

آپ پیار سے مسکرانے لگے!

(ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ)

انسان آخر انسان ہے، خطا کا پُتلا اُسے یوں ہی تو نہیں کہا جاتا، کبھی بھول چُوک کے سبب، کبھی سمجھنے میں غلطی کے باعث تو کبھی لاعلمی کی بنا پر اس سے غلطیاں سرزد ہوتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن ایک تعداد اُن غلطیوں کی ہوتی ہے جو انسان جانتے بوجھتے کرتا ہے۔ اس کا سبب اکثر کوئی وقتی نفسانی جوش ہوتا ہے۔ کسی ساعت ناسعد میں انسان ایک کام کو غلط جانتے ہوئے بھی کر گزرتا ہے۔ آج اس سے ایسی ہی ایک غلطی ہو گئی تھی۔ اب کیا کروں؟ بار بار وہ اپنے آپ سے یہی سوال پوچھتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا اور وقت کا پہیہ واپس گھومنے والا نہ تھا۔ گناہ پر احساس ندامت نے اسے ہر طرف سے آن گھیرا۔ خدا تعالیٰ کا رعب دل میں مُستولی ہوا تو خوف و پریشانی کی کچھ ایسی حالت طاری ہوئی کہ اس نے جانا کہ وہ گویا آگ میں ڈال دیا گیا ہے۔ تب وہ بلا اختیار دیوانہ وار اپنے آقا کی طرف دوڑا۔

اس آقا کے کیا کہنے، لوگ ہر ایک دینی و دنیاوی پریشانی میں بھاگ بھاگ کر اس کے پاس جاتے، اپنے غموں اور مشکلات کا بوجھ اس کے سامنے ہلکا کرتے اور دل کا اطمینان پاتے۔ وہ جانتے تھے کہ اب ان سے زیادہ ان کی فکر وہ کرے گا۔ وہ عجیب آقا تھا، رات کی تنہائیوں میں سب سے چھپ کر، کبھی اپنے حجرے کا در بند کر کے، کبھی کسی قبرستان کے سناٹے میں، کبھی کسی خاموش ویرانے میں اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا۔ ہر رات محبت کی اس لازوال داستان کا ایک نیا باب رقم ہوتا۔ ایک نئے انداز میں وہ بندگی و فدائیت کا اظہار کرتا اور ایک نئے انداز میں اسے قبول کیا جاتا۔ محبت و وفا کے پاک چشمے اس کے دل سے پھوٹنے لگتے اور وہ قصہ دل طویل کرتا چلا جاتا۔ راز و نیاز کے ان مقدس لمحات میں، جب لوگ آرام کر رہے ہوتے تھے، وہ ان کے لئے تڑپا کرتا۔ اپنے رب کے حضور اس کی عاجزانہ درخواستیں، منّتیں اور سفارشیں، ان کی خاطر اس کی دردناک آہ و زاریاں اور اس کی روح کا قطرہ قطرہ پگھلنا، قبولیت کا شرف پاتا اور ان کی دینی و دنیاوی مشکلات کے دور ہونے کا موجب بنتا۔

چنانچہ اِس پریشانی اور تکلیف کی حالت میں وہ شخص جس سے غلطی سرزد ہوئی تھی اِس شہنشاہ دو عالم کے دربار میں حاضر ہوا جس کا نہ تاج تھا نہ کوئی تخت، نہ محل اور نہ ہی کوئی دربان۔ غلام بلا تکلف اور بے دھڑک اس کے حضور آتے اور قرار جان اور دل کا سکون پاتے۔ حضور ﷺ اُس وقت اپنے فدائی صحابہ کے درمیان تشریف رکھتے تھے۔ نہ معلوم علم و حکمت کے کون سے موتی اس وقت بانٹے جا رہے تھے۔ مگر اس شخص کی پریشانی اور بے چینی اب حد سے سوا تھی۔ جاتے ہی دردِ دل سے بصد افسوس عرض کیا، حضور! میں تو جل گیا! آپ ﷺ تو پرندوں اور جانوروں کی تکلیف پر بھی بے چین ہو کر ان کی تکلیف رفع فرمانے والے تھے، وہ تو پھر ایک مخلص غلام تھا۔ فوراً توجہ فرمائی اور دریافت فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ روزہ توڑ بیٹھا ہوں۔ فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ غریب و مفلس بھلا غلام کہاں سے آزاد کرتا؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم 2 ماہ مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ کہنے لگا حضور! روزے کا تقاضا ہی تو پورا نہ کر سکنے سے یہ مصیبت مجھ پر آئی ہے، 2 ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی ہمّت مجھ میں کہاں؟ فرمایا کیا 60 مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا، اس کی بھی استطاعت نہیں۔

آپ ﷺ نے اب سکوت فرمایا اور وہ ایک جانب بیٹھ کر اپنے معاملے کے فیصلے کا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کی یہ گھڑیاں اس کے لئے کس قدر سخت تھیں، یہ تو وہ ہی جانتا تھا لیکن اس کی آواز کا درد اور اس کے چہرے کے تاثرات، اس کے دل کی کتھا صاف سنا رہے تھے۔ ادھر حضور ﷺ کی خاموشی بھی بلا وجہ نہ تھی اور تقدیروں کو بدل دینے والی دعا کا خاموش سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

آنحضور ﷺ کے ہر ارشاد، ہر حرکت و سکون میں ایک عجیب نورِ فراست پایا جاتا تھا۔ اسی لئے آپ کے فیصلے عام فقیہوں، منصفوں اور قاضیوں سے یکسر مختلف واقع ہوئے تھے۔ ان پر غور کرنے سے حکمت کے عمیق زاویوں تک رسائی ملتی ہے۔ آپ ﷺ شریعت کے پاسبان تھے، لہٰذا شرعی تقاضے کے مطابق ایک کے بعد دوسرے امر کے بارے میں دریافت فرماتے چلے گئے۔ دوسری طرف اس غریب کی حالت سے بھی آپ ﷺ خوب آگاہ تھے، تب ہی تو سوالیہ انداز میں بار بار فرماتے جاتے کہ کیا اس بات کی استطاعت ہے؟ کیا اس بات کی مقدرت ہے؟ یوں نہیں کہ آپ ﷺ فرماتے اس غلطی کی یہ سزا ہے اور پھر وہ عرض کرتا کہ حضور اس کی استطاعت نہیں تو آپ ﷺ دوسری سزا بیان فرماتے۔ شریعت اسلامی کی اصل غرض و غایت بھی تو انسان کی فلاح اور اصلاح ہے، نہ کہ ان کی ایذا دہی۔ شرعی قوانین کی پابندی بجا، لیکن شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اور اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے جس حد تک جائز نرمی کی گنجائش ہوتی، آپ ﷺ ہمیشہ اس کی جانب راغب ہوتے۔

وہ غریب تو اب اطمینان سے خاموش بیٹھا تھا جبکہ آپ ﷺ اس کے لئے فکرمند تھے اور کیوں نہ ہوتے؟ یہی آپ ﷺ کی فطرت اور سرشت تھی، **لعلک باخع نفسک** کی گواہی آپ ﷺ ہی کے لئے تو دی گئی تھی۔ درحقیقت اگر قاضی مجرم کے لئے سچی اور دلی ہمدردی رکھتا ہو، جو اس کے لئے دعا میں ڈھلے، تو یہ امر مجرم کی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ بن سکتا ہے، وگرنہ سزا تو بسا اوقات اصلاح کی بجائے غصہ اور بغاوت پر اُکسانے کا موجب بھی بن جایا کرتی ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ چھوٹے بچے ماں کی ڈانٹ سن کر پھر اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ ان کی فطرت پہچانتی ہے کہ اس کی ڈانٹ درحقیقت پیار کا ایک سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

جہاں قانونی تقاضا پورا کرنا لازم تھا وہاں یہ بھی صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس غریب کو 60 مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہیں ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دعائیں رنگ لائیں اور ایک شخص گدھے پر کھجوروں کے 2 ٹوکرے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جلنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا حضور حاضر ہوں! فرمایا جاؤ یہ کھجوریں مساکین کو کھلا دو۔

اب کسی حد تک اس کے ہوش ٹھکانے آ چکے تھے، خوف اور پریشانی کم ہوئی تو اسے ناز و پیار بھری اٹھکیلیوں کی سوجھی۔ عرض کیا کہ کیا اپنے سے بھی زیادہ غریبوں کو کھلاؤں؟ بخدا اِن پہاڑوں کے بیچ میرے گھر سے زیادہ غریب گھر کوئی نہ ہوگا۔ کہاں تو وہ حالتِ ندامت و پشیمانی کہ آگ میں جلا جا رہا تھا اور کہاں یہ محبت بھری بے تکلّفی و بیباکی؟ آپ ﷺ خوب جانتے تھے کہ یہ ناز و پیار آپ ﷺ کے ساتھ ہی مخصوص ہیں۔ چنانچہ مادر مہربان کی طرح اُس کی بات پر آپ ﷺ پیار سے مسکرانے لگے، اِس قدر تبسّم فرمایا کہ دندان مبارک ہویدا ہو گئے۔ فرمایا اچھا جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلاؤ۔ وہ غریب شخص آیا تو اپنے کئے کی سزا پانے تھا، مگر 60 آدمیوں کا کھانا ساتھ لئے خوشی خوشی گھر کو سدھارا۔ **اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و بارک و سلم۔**

عید سے اگلے روز

ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ہم عید الفطر کے خوشگوار لمحات کے منتظر تھے ہی، مگر کسے خبر تھی کہ عید کے بعد بھی ہمارے لئے ایک اور قسم کی ''عید'' اور ایک اور طرح کی خوشگوار گھڑیاں آنے والی ہیں، جنہیں ہم پہنچانے کا ذریعہ برطانیہ میں تعلیم الاسلام کالج کے سابق طلبہ کی ایسوسی ایشن بننے جا رہی تھی۔ اطلاع ملی کہ عید کے اگلے روز ''محمود ہال'' (مسجد فضل، لنڈن) میں ایک محفل برپا ہوگی، جسمیں تعلیم الاسلام کالج کے

سابق طلبہ ''برکات خلافت'' کا اظہار اشعار کے پیرائے میں کریں گے۔

چنانچہ عید سے اگلے روز (11 اگست 2013 کو) ''محمود ہال'' اور اس کے سٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ پروگرام کے مطابق 6 بجے بعد نماز عصر اس بابرکت تقریب کا انعقاد تلاوت قرآن پاک سے ہوا، جو مکرم سیّد نصیر احمد صاحب نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے منتخب اشعار (کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق۔ اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے.....) اپنی مسحور کُن لے میں پیش کرنے کی سعادت مکرم غلام

سرور صاحب (آف شیخوپورہ) کو حاصل ہوئی۔

صدر ایسوسی ایشن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل، لنڈن) نے اپنے مختصر کلمات میں حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کی اس بابرکت محفل کا موضوع ''برکاتِ خلافت'' ہے، جس میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے شعراء خلافت کے موضوع پر اپنا کلام پیش کریں گے۔ مکرم امام صاحب نے اس بات کا اظہار کرکے ذوق و شوق کو جلا بخشی کہ اس مشاعرے کا دوسرا دَور حاضرین کے لئے بالخصوص بہت خوشگوار ثابت ہوگا۔

محفلِ شعر و سخن کے پہلے دَور کا آغاز حسبِ روایت سیکرٹری مشاعرہ (مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب) کے کلام سے ہوا جو نظامت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ بعد ازاں مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب، مکرم رانا عبدالرزّاق صاحب، مکرم محمد افضل ترکی صاحب، مکرم مقصودالحق صاحب، مکرم نورالجمیل نجمی صاحب اور مکرم عطاء المجیب راشد

صاحب نے موضوع کے حوالے سے اپنا اپنا منظوم کلام پیش کیا۔

شام 8 بجے کے لگ بھگ مشاعرے کا دوسرا دَور شروع ہوا۔ محمود ہال کی گنجائش کے مطابق حاضرین کی تعداد کو محدود رکھا گیا تھا۔ مشاعرے کا پہلا دَور ختم ہوتے ہی ہال میں خوشبو اور

جگمگاہٹ کے آثار نمایاں ہونے شروع ہوئے۔ عملہ حفاظت کے اراکین کے علاوہ MTA انٹر نیشنل کے کیمرے بھی آن پہنچے۔ حاضرین مجلس ہال میں رُونما ہونے والی ان تبدیلیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ان کے چہرے آنے والے خوشگوار لمحات کا تصوّر کرکے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ ہمارے جان و دل سے محبوب

امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس تشریف آوری اور حضور انور کا از راہ شفقت اپنے خدام میں رونق افروز ہونا ایک بہت ہی خوشگوار سرپرائز

تھا۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا فضل وکرم تھا۔ ایسی سعادت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے۔ تعلیم الاسلام

کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضور انور تعلیم الاسلام کالج میں زیرِ تعلیم رہے ہیں۔

چنانچہ حضور انور کے از راہِ شفقت تشریف لانے پر مشاعرے کے دوسرے دَور کا آغاز ہوا۔ حضور انور کی بابرکت موجودگی میں مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب، مکرم محمد افضل تُرکی صاحب، مکرم مقصود الحق صاحب، مکرم نورالجلیل نجمی صاحب اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کو کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس بابرکت محفل کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی، جس کے بعد شعرائے کرام اور ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ہمراہ گروپ فوٹوز بنوانے کا اعزاز حاصل کیا۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس مجلس مشاعرہ کی مختصر رپورٹ اور تصاویر ہدیۂ قارئین ہیں۔ جن سابق طلبہ کو اس محفل مشاعرہ میں اپنا کلام پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا، ان کے منتخب اشعار ہدیۂ قارئین ہیں:

مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب

دل کسی کے پیار میں سرشار تھا ایسا کہ بس
اور پھر وہ بھی گل و گلزار تھا ایسا کہ بس
ایک تو اُس قافلے میں لوگ تھے مہتاب سے
دوسرے وہ قافلہ سالار تھا ایسا کہ بس
آئینے رکھے ہوں جیسے چاندنی کے شہر میں
نوروں نہلایا وہ حُسنِ یار تھا ایسا کہ بس
میں نے اُس کے پاؤں میں دیوان اپنا رکھ دیا
وہ سراپائے سخن شہکار تھا ایسا کہ بس

مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب

مِرے آقا روحانی بادشاہ ہیں
مِرے دُکھ درد سے وہ آشنا ہیں
میں اُن کو دیکھ کر جیتا ہوں کوکبؔ
وہ میری جان ہیں، جانِ وفا ہیں

مکرم رانا عبدالرزّاق صاحب

کفِ پائے خلافت سے ہوئے روشن جہاں کتنے
ذرا سی ایک جنبش سے ہوئے دریا رواں کتنے
رواں ہے کاروانِ احمدیت جانبِ منزل
ابھی فکرو نظر کے درمیاں ہیں قادیاں کتنے

مکرم محمد افضل تُرکی صاحب

فضائے دہر ربوہ میں مسرّت ہی مسرّت تھی
وہاں جو بن پے چڑھتی تھی مستی یاد آتی ہے
عجیب انسان بستے تھے وہاں درویش صُورت کے
مجھے فرقت میں اُن کی اونچی ہستی یاد آتی ہے
مجھے لندن میں تُرکی اور تو کچھ بھی نہیں آتی
جو آتی ہے تو بس ربوہ کی بستی یاد آتی ہے

مکرم مقصود الحق صاحب

اے مرے دوستو!
ہاتھ رکھ کے ذرا اپنے دل پہ کہو!
آج کے عہد میں
سیم وزر کی ہوَس میں بھٹکتے ہوئے شہرِ بے درد میں
کیا خلافت سے بڑھ کے ہے نعمت کوئی؟
اِس سے بڑھ کے ہے دنیا میں دَولت کوئی؟
ہے نہیں کوئی ہرگز خدا کی قسم!
یہ فضلِ خدا ہے بڑا محترم!
اُس نے رحمت کی چادر ہے ہم پہ تنی
اِس کا سایا خُنک، اِس کی چھایا گھنی

مکرم نورالجلیل نجمی صاحب

جب اُن آنکھوں میں گھومتا ہوگا
اشک لذت سے جھومتا ہوگا
اُس حسیں کی بلائیں لینے کو
آئینہ عکس چومتا ہوگا

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب

خوف کیا، جب ساتھ ہے اس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو، بڑھتے چلو
مثلِ مقناطیس ہے اس کا وجود
دوڑ کر اس کی طرف آتے چلو
ہر گھڑی دیتا ہے جو تم کو دعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

جماعت برطانیہ کی جوبلی کی مناسبت سے بھی آپ نے ایک نظم پیش کی جس کے چند اشعار کچھ ایسے ہیں:

آج سے سو سال پہلے بیج جو بویا گیا	رفتہ رفتہ اک شجر بن کر وہ ہرسو چھا گیا
بن گئی مرکزِ رشدو ہدایت یہ جگہ	نور کا چشمہ رواں ہے روز و شب صبح و مسا
حضرتِ مسرور کی آواز عالم کی زباں	گونجتی ہے شش جہت میں اب نوائے قادیاں

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ سے رابطہ کا طریق
بذریعہ فون:02088775510 بذریعہ فیکس:02088779987
بذریعہ ای میل:ticassociation@gmail.com

ہمارے ماٹو: علم و عمل کے حوالہ سے

علمی معیار بڑھانے کے ذرائع

(مکرم عبدالسمیع خان صاحب کے مضمون سے ماخوذ۔قسط دوئم)

’’جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے، ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے...... تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔‘‘ (ملائکۃ اللہ۔انوار العلوم جلد 5 ص 560)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بحرف پڑھ لے گا میں نہیں خیال کرتا ہوں کہ پھر وہ یہ خیال کرے گا کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 ص 166)

اس کے بعد خلفاء سلسلہ کی تقاریر اور خطابات ہیں وہ علم و عرفان سے بھرپور ہوتے ہیں۔

کائنات کا مطالعہ: اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کائنات یعنی تمام سائنسی، سماجی اور تاریخی علوم کا مطالعہ ہے۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم کی تقریباً 800 آیات انسان کو کائنات پر غور و تدبر کی دعوت دیتی ہیں۔ خواہ وہ ماضی یعنی تاریخ سے متعلق ہوں، حال یعنی سماجی علوم سے متعلق ہوں، خواہ مستقبل یعنی سائنسی علوم سے تعلق رکھتی ہوں۔

قرآن اور سائنس کے امتزاج کا ایک عجیب نظارہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے پیش کیا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی ایمان افروز روایت ہے کہ:

’’ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بحیثیت طبیب حاذق اور رئیس الاطباء کے قرآن کریم کی روشنی میں ایک دوائی تیار کرائی جس کا نام ’’معجون القرآن‘‘ تجویز فرمایا۔ قرآن کریم میں جن ثمرات کا ذکر آیا ہے ان کو شامل کیا گیا اور سورۃ محمدؐ میں جن چار نہروں کا ذکر ہے یعنی نہر من ماء غیر آسن، نہر لبن خالص، نہر خمر لذۃ للشاربین، نہر عسل مصفّٰی۔ ان چیزوں کو بھی اس دوائی کے اجزاء میں شامل کیا گیا۔ یہ معجون بہت سے مریضوں کو استعمال کرائی گئی عجیب الخواص والبرکات تھی۔‘‘ (حیات قدسی حصہ چہارم ص 150)

سائنسی علوم کی طرف توجہ کرنے کی تحریک: علم کا ہر شعبہ علم ہی ہے مگر اس دور میں ہر قسم کی ترقی کیلئے سائنسی علوم کی طرف توجہ ناگریز ہے اور جس قوم کے پاس جتنے سائنسدان، جتنی لیبارٹریاں اور جتنی سائنسی درسگاہیں ہوں گے وہ قوم اتنی ہی ترقی یافتہ کہلائے گی۔

اعداد و شمار کے مطابق اسلامی دنیا میں 21 لاکھ لوگوں میں سے صرف 230 لوگوں کو سائنس کا علم ہوتا ہے جبکہ امریکہ میں 10 لاکھ لوگوں میں سے 4 ہزار اور جاپان کے 5 ہزار شہری سائنس دان ہوتے ہیں۔

چین اور بھارت علم اور ٹیکنالوجی میں نئی طاقت بن کر ابھر رہے ہیں۔ امریکی ماہرین کا خیال ہے کہ چین 2045ء میں امریکہ کی جگہ لے لے گا۔ اس کی وجہ یونی ورسٹیاں اور ٹیکنالوجی ہے۔ چین میں اس وقت 9000 اور بھارت میں 8407 یونی ورسٹیاں ہیں۔ یہ دونوں ملک ہر سال 9 لاکھ 50 ہزار انجینئر پیدا کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں امریکہ میں ہر سال صرف 70 ہزار نئے انجینئر مارکیٹ میں آتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں 120 کیمیکل پلانٹس بن رہے ہیں، ان میں 50 چین میں ہیں۔ (روزنامہ ایکسپریس یکم اگست 2006ء)

سائنس کے بارے میں کہتے ہیں کہ 5 لاکھ بچوں میں سے صرف 20 ہزار سائنس میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان میں سے صرف 200 ایم ایس سی کی سطح تک پہنچتے ہیں۔ صرف 5 پی ایچ ڈی کر سکتے ہیں اور 100 پی ایچ ڈی کرنے والوں میں سے صرف ایک پروفیسر بین الاقوامی شہرت پاتا ہے جبکہ بین الاقوامی شہرت پانے والے دوسو پروفیسروں میں سے کوئی ایک دنیا کو نئی چیز یا نئی ایجاد پیش کرتا ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس 11 جنوری 2003ء)

ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائنسی تعلیم کے حصول کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور مجلس خدام الاحمدیہ UK کے نیشنل اجتماع منعقدہ 17 ستمبر 2006ء کے موقع پر اختتامی خطاب میں فرمایا:

’’آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کر لیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنس دانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ اسلام کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے جیسا کہ میں نے کہا یہ قومیں مجبور ہوں گی کہ پھر یہ اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کر سکیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جوبلی کے سال میں فرمایا تھا، کچھ سائنسدانوں کی تعداد بتائی تھی، میرا خیال ہے سو یا کتنی کہ مجھے احمدی بچوں میں سے ایسے سائنس دان چاہئیں جو ڈاکٹر سلام صاحب کا مقام حاصل کریں۔ تو ابھی تک تو وہ ہم حاصل نہیں کر سکے۔ تو آپ لوگ جوان ملکوں میں پڑھ رہے ہیں، ان ملکوں میں رہ رہے ہیں۔ پڑھائی کی سہولتیں ہیں، مواقع میسر ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں اور آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔‘‘ (ماہنامہ نور الدین جرمنی ستمبر 2007ء)

پھر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

’’خدام الاحمدیہ یوکے کے اجتماع پر میں نے توجہ دلائی تھی اور کل انصار اللہ کی میٹنگ میں بھی انہیں کہا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خواہش تھی کہ جوبلی کا سال جب آئے تو جماعت احمدیہ کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے سو سائنس دان چاہئیں تو ایسی صلاحیت رکھنے والے طلباء کو تلاش کریں۔ ان کی راہنمائی کریں اور انہیں سائنس کے مختلف مضامین میں ریسرچ کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔‘‘ (الفضل 6 جنوری 2007ء)

نیز 24 دسمبر 2006ء کو مجلس عاملہ انصار اللہ جرمنی کو ہدایات دیتے ہوئے حضور نے فرمایا:

’’احمدی بچوں کو زیادہ سے زیادہ ریسرچ کے میدان میں آنا چاہئے اور اگلے پندرہ بیس سال میں اس تحقیق کے میدان میں احمدیوں کا بہت اچھا تناسب ہونا چاہئے تاکہ یہ ملک احمدیوں کو اپنے ملکوں میں رکھنے میں مجبور ہو جائیں۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ فزکس کیمسٹری اور میڈیکل کے میدانوں میں بھی احمدیوں کو آگے آنا چاہئے۔ اس ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ ڈاکٹر نعیم صاحب ایک دن انشاء اللہ نوبیل انعام حاصل کر لیں گے۔‘‘ (الفضل 6 جنوری 2007ء ص 5)

نوبیل پرائز کا ٹارگٹ: حضور انور ایدہ اللہ نے نیشنل سیکرٹری تعلیم امریکہ کو جو ہدایات دیں ان میں فرمایا اپنا ٹارگٹ نوبیل پرائز کا حصول رکھیں۔ 26 جون 2012ء کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور سے ملاقات اور سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔

اس سوال کے جواب میں کہ نوبیل پرائز کا حصول کس طرح ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم سے Topic لیں اور اپنے سپروائزر کو کہیں کہ یہ مضمون ہے جس پر ہم ریسرچ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی دی ہوئی تعلیم اور راہنمائی کی روشنی میں اپنی ریسرچ کو مکمل کریں اور اس پر نوبیل پرائز حاصل کریں۔ اس کیلئے قرآن کریم کو بار بار پڑھیں۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کے گہرے معانی اور مطالب پر غور کریں اور اس کو سمجھیں پھر کسی چیز کیلئے ریسرچ کریں۔ (الفضل 12 جولائی 2012ء)

تاریخی تصویر 1964ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ - اساتذہ وطلباء پہلی ایم. اے عربی کلاس جناب پرنسپل صاحب کے ہمراہ

کرسیوں پر (دائیں سے بائیں): بشارت الرحمٰن (فائنل)، ناصرالدین (فائنل)، محمد اسلم صابر (ایم اے)، مولانا ارجمند خان (فاضل)، پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب (ایم اے آکسن)
پروفیسر بشارت الرحمٰن (ایم اے)، محمد سلطان اکبر (ایم اے)، مولوی محمد صدیق (فائنل)، حسن محمد عارف (فائنل)
کھڑے ہوئے (دائیں سے بائیں): شیخ نذیر احمد (سال اوّل)، ریاض احمد (فائنل)، محمد اقبال (فائنل)، عبدالرشید ملک (سال اوّل)، سراج الحق قریشی (فائنل)، عطاء المجیب راشد (سال اوّل)
شریف احمد (سال اوّل)، حمید احمد خالد (فائنل)

(کالج کے حوالہ سے اگر آپ کے پاس کوئی تاریخی فوٹو ہے تو اسے المنار میں اشاعت کیلئے ضرور بجوائیے)

شگفتہ شگفتہ

کیا فرماتے ہیں حکماء مسائل کے حل میں؟

سوال: میری نظر کمزور ہے، چشمہ لگاتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ جب کھانا کھاتا ہوں تو اس کے بعد آنکھوں کے سامنے سفید اور اورنج کلر کے دھبے آجاتے ہیں، ڈاکٹر چیک اپ کرے تو غائب ہوجاتے ہیں۔ یہ دھبے صرف کھانا کھانے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

جواب: کھانا کھانے کے بعد آپ اپنے چشمے پر سے سالن اور دہی کے چھینٹے صاف کرلیا کریں۔ کھانا عینک کی بجائے دہن سے کھایا کریں، مسئلہ خود بخود حل ہوجائے گا۔ آزما کر دیکھیں!

سوال: میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں دن بھر میں بار بار ہاتھ دھوتا ہوں، دھلے ہوئے کپڑے ازسرِنو دوبارہ بلکہ سہ بارہ دھوتا رہتا ہوں۔ کیا یہ کوئی نفسیاتی مسئلہ ہے؟ براہ کرم کوئی حل ضرور بتائیے گا۔

جواب: لگتا ہے پانی کی اس shortage میں آپ کے گھر اندھا دھند پانی آرہا ہے، ادھر ہمارے ہاں حال یہ ہے کہ لوگ شاور کی بجائے ڈراپر سے غسل کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ کے علاج کے طور پر آپ کا خط واٹر بورڈ والوں کو بھجوایا جارہا ہے، آپ کے پانی کا کنکشن کٹتے ہی اور ٹونٹی سے پانی کی بجائے شوں شوں کی آواز آتے ہی آپ کی یہ فضول عادت پلک جھپکتے میں دُور ہوجائے گی۔

سوال: میرا مسئلہ یہ ہے کہ کسی سوال کا جواب دیتے وقت میری زبان اٹک جاتی ہے، بہت پریشان ہوں کوئی حل بتائیں، بہت شکرگزار رہوں گا۔

جواب: عموماً زبان اسی صورت میں اٹکتی ہے جب گز بھر کی ہو، لہٰذا اپنی زبان ناپیں اور ناپ کر اس کی لمبائی سے مطلع کریں، اور آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ زبان اٹکتی کہاں ہے؟ حلق میں، دانتوں میں یا منہ سے باہر نکل کر کسی جگہ؟ یہ مسئلہ دانت نکلوانے سے حل ہوگا یا زبان کٹوانے سے، کیفیات ٹھیک ٹھیک لکھیں ورنہ حل بتانا مشکل ہے۔ (از محفلِ اردو طنز و مزاح)

المنارنامہ

☆ پہلی بار المنار کو دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملا۔ عمدہ، معلوماتی، متنوع اور تصاویر سے مزیّن خوبصورت پیشکش ہے۔ المنار بھجوانے پر شکرگزار اور آنے والے وقتوں میں اس کی مزید ترقیات کا متمنی ہوں۔ (جمیل احمد بٹ)

☆ کسی دوست کے توسّط سے مہیّا ہونے والے المنار کو بہت اچھا پایا ہے۔ شائع ہونے والے مواد کا انتخاب ماشاء اللہ بہت اعلیٰ ہے۔ اس کی دلچسپ تحریریں مجبور کرتی ہیں کہ جب تک پورا پڑھ نہ لیں، نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ اسے مہیّا کرنے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔ (وسیم احمد، یوکے)

سٹاپ پریس

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 47ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تعلیم الاسلام کالج اولڈ

سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں برطانیہ کے علاوہ دنیا بھر سے آئے ہوئے کالج کے بہت سے سابق اساتذہ اور طلبا شامل ہوئے۔ اجلاس کے آخر میں گروپ فوٹو زبھی ہوئے۔ اس دلچسپ gettogether کی تفصیلی روداد اور تصاویر المنار کے آئندہ شمارے میں ہدیہ قارئین کی جائیں گی۔ ان شاءاللہ۔

ذروں کی کہانی-آصف کی زبانی

Higgs Boson کا ذکر-(آصف علی پرویز)

دوست: Higgs Boson کا ذکر تو بہت سنا ہے اور توقع ہے کہ پروفیسر Higgs کو نوبل انعام ملے گا مگر مجھے تو ابھی تک یہ سمجھ نہیں آسکی کہ اس ذرہ کی اہمیت کیا ہے۔ براہ کرم سادہ الفاظ میں مجھے اس کے بارے میں بتائیں۔

آصف: دراصل یہ موضوع ہے ہی اتنا پیچیدہ کہ سادہ الفاظ میں بیان کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

دوست: (منہ بسورتے ہوئے) چلیئے! نہ بتایئے اس سے میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔

آصف: صحت سے مجھے خیال آیا کہ آپ کافی کمزور لگ رہے ہیں کیا ہوا؟

دوست: دراصل میں پچھلے دنوں بہت بیمار رہا ہوں اور میرا وزن کم ہو گیا ہے۔

آصف: یہ وزن کیا ہوتا ہے؟

دوست: (قہقہہ لگا کر) میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کو سائنس سے کچھ شُدبُد ہے لیکن لگتا ہے کہ آپ تو دسویں جماعت میں پڑھی ہوئی سائنس بھی بھول چکے ہیں۔ یاد نہیں وہ فارمولا جو ہم رٹا کرتے تھے یعنی وزن= کشش ثقل X کمیت (Weight= Gravity X Mass)

آصف: آپ نے خوب یاد دلایا۔ جزاکم اللہ۔ کشش ثقل تو وہ طاقت ہے جس سے زمین ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن یہ ''کمیت'' کس جانور کا نام ہے؟

دوست: اب میں کیا جانوں کمیت کو۔ آپ نے بتانا ہے تو Higgs Boson کے بارے میں بتایئے بھلا ان دونوں کا آپس میں کیا تعلق؟

آصف: تعلق ہے اور بڑا گہرا تعلق ہے۔ دیکھئے میں ایک مثال کے ذریعے اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

دوست: فرمایئے! میں ہمہ تن گوش ہوں بلکہ ہمہ تن خرگوش ہوں۔

آصف: یوں سمجھئے کہ تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا اجلاس ہو رہا ہے۔ سو سے زائد سابق طلباء موجود ہیں۔ اتنے میں اعلان ہوتا ہے کہ اب بعض سابق طلباء ہال میں داخل ہوں گے۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ جو احباب انہیں ''ذاتی'' طور پر جانتے ہوں وہ ان سے ضرور مصافحہ کریں۔

دوست: دلچسپ اعلان ہے۔ پھر کیا ہوا!

آصف: تو سب سے پہلے میرا نام پکارا گیا۔ اب آپ تو جانتے ہیں کہ میں تو ایک گمنام سا شخص ہوں اور مجھے کوئی جانتا ہی نہ تھا۔ اسلئے مجھ سے کسی نے مصافحہ نہیں کیا اور میں ان میں سے گذر کر کونے میں پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کے نام کا اعلان ہوا۔

دوست: واہ! میرا نام!!

آصف: جی ہاں! اب آپ کو چند سابق طلباء جانتے تھے اسلئے دو تین افراد نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اور آپ بھی سٹیج پر بچھائی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد محترم رفیق اختر صاحب روزی جنرل سیکرٹری کے نام کا اعلان ہوا۔ ان کو بیس پچیس لوگ جانتے تھے۔ انہوں نے ان سب سے مصافحہ کیا اور وہ بھی سٹیج پر بیٹھ گئے۔

دوست: اس کے بعد ضرور نائب صدر محترم ناصر جاوید خان صاحب کے نام کا اعلان ہوا ہو گا اور وہ اپنی چھڑی ٹک ٹک کرتے ہوئے۔ بیس پچیس لوگوں سے مصافحہ کر کے سٹیج پر بیٹھ گئے ہوں گے۔

آصف: بالکل ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد اعلان ہوا کہ اب محترم صدر صاحب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد تشریف لاتے ہیں۔ اب انہیں تو ہر شخص جانتا ہے چنانچہ وہ ہنستے مسکراتے ہر ایک سے مصافحہ کرتے ہوئے بالآخر کرسی صدارت پر متمکن ہو گئے۔

دوست: کہانیاں گھڑنے میں تو آپ کا جواب نہیں۔ آپ کو تو سائنسدان ہونے کی بجائے پشاور کے قصہ خوانی بازار میں جا کر قصہ گوئی کرنی چاہئے۔ میرا سوال تو Higgs Boson کے بارے میں تھا!

آصف: ذرا صبر سے کام لیں، میں اسی طرف آرہا ہوں۔ اب آپ یوں سمجھئے کہ ہال میں بیٹھے سابق طلباء ایٹم میں موجود ذروں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور مصافحہ اُس عمل کے اظہار کا نام ہے۔ جس کے تحت خدا تعالیٰ کی پیدا فرمودہ قوت (جس کا نام Higgs Force رکھا گیا ہے) کے تحت ذرے ایک دوسرے سے باہمی میل ملاپ (Interaction) کرتے ہیں۔ اب جب میں آیا تو کسی نے مجھ سے Interaction ہی نہیں کیا اور یوں میری کمیت محض صفر رہی۔ چنانچہ میں نے ذرہ فوٹان Photon یعنی روشنی کے ذرہ کی نمائندگی کی۔

دوست: اور پھر میں نے کس ذرہ کی نمائندگی کی؟

آصف: آپ یوں سمجھئے کہ آپ بجلی کا ذرہ یعنی الیکٹران Electron تھے اس لئے آپ کی تھوڑی سی کمیت پیدا ہوئی۔

دوست: چلیئے کمیت صفر ہونے سے تو بہتر ہے کہ کچھ تھوڑی بہت تو ہو! اور رفیق اختر روزی صاحب کس کے نمائندے تھے؟

آصف: انہیں آپ پروٹان Proton ذرہ کہہ سکتے ہیں۔ ان کی کمیت آپ سے یعنی الیکٹران سے 1836 گنا زیادہ ہے۔ اور نائب صدر صاحب ذرہ نیوٹران کے نمائندہ تھے اس لئے ان کی کمیت بھی پروٹان کے قریباً برابر ہی تھی۔

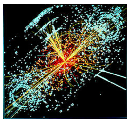

دوست: کیا آپ مجھے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ محترم صدر صاحب Higgs Boson ذرہ کے نمائندہ بنے اور اس لئے اس ذرہ کی کمیت سب سے زیادہ ہو گی۔

آصف: واہ! آپ کی ذہانت کے کیا کہنے۔ آپ نے تو میرے منہ کی بات چھین لی۔

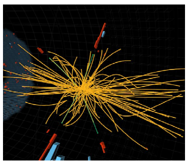

دوست: اب میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں کہ جب آپ نے کہا کہ میرا وزن کم ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ بہت سارے Higgs Boson میرے جسم سے غائب ہو گئے ہیں۔ اب آپ مجھے جلدی سے کسی حکیم کا پتہ بتائیں کہ میں ان سے چند Higgs Boson کی پڑیاں لیکر پھانک لوں تاکہ میرا وزن بڑھ جائے۔

آصف: اس کے لئے آپ کو جینیوا میں قائم کردہ دنیا کی سب سے مہنگی لیبارٹری جس کا نام Cern ہے جانا ہوگا لیکن اتنی تکلیف کی ضرورت نہیں، طیب اور تازہ غذا کھایئے۔ Higgs Boson آپ کو مفت میں مل جائیں گے!

دوست: ہاں! میں نے سنا ہے کہ بعض سائنسدان اسے ''خدائی ذرہ'' Gods particle کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

آصف: دراصل سائنسدانوں کے حساب سے اس ذرے کا تخلیقِ کائنات میں ایک بنیادی عمل دخل ہے۔ گو اکثر سائنسدان بدقسمتی سے دہریہ ہیں لیکن جب کوئی ایسی غیر معمولی بات سامنے آتی ہے جیسے Higgs Boson تو فطرتاً انسان کو خدا یاد آجاتا ہے۔

دوست: یہ تو بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑨ (الزمر سورۃ ۳۹ آیت نمبر ۹)

ترجمہ: جب انسان کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو وہ اپنے ربّ کو اس کی طرف جھکتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس بات کو بھول جاتا ہے جس کیلئے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا اور اپنے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کر دے۔

آصف: کتنے افسوس کا مقام ہے کہ بعض اوقات انسان کا رویہ ایسا ہوتا ہے۔

دوست: اور ہاں آپ محترم مقصود الحق صاحب ایڈیٹر المنار کو کیسے بھول گئے!

آصف: دیکھئے! میں انہیں بچپن سے جانتا ہوں۔ محنتی اور کام سے کام رکھنے والے نوجوان ہیں۔ میں تو انہیں ذرہ نیوٹرینو Neutrino کہوں گا۔

دوست: باقی ذروں کا تو آپ کے مضامین پڑھ کر خوب اندازہ ہو چکا ہے لیکن یہ Neutrino کون سا ذرہ ہے؟

آصف: یہ بہت اہم ذرہ ہے لیکن اس کی کمیت آپ یعنی ذرہ الیکٹران سے بھی بہت تھوڑی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ذرہ کو بڑی وافر مقدار میں پیدا فرمایا ہے۔

اس وقت جب ہم باتیں کر رہے ہیں تو ہر سیکنڈ میں کروڑوں بلکہ کھربوں نیوٹرینو Neutrino ہمارے سروں سے داخل ہو کر ہمارے قدموں سے نکل رہے ہیں۔ اس ذرے کی رفتار بھی تقریباً روشنی کے ذرہ کے برابر ہے بلکہ پچھلے سال تو دعویٰ کیا گیا کہ اس ذرے نے روشنی کی رفتار کو بھی مات کر دیا ہے گو بعد میں اس کی کچھ حد تک تردید ہو گئی۔

دوست: میں تو سمجھا تھا کہ آپ نے نائب صدر صاحب کے وزن کو دیکھ کر محترم ایڈیٹر المنار کو چھوٹا نیوٹران یعنی Neutrino کہا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذرہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اسلئے کہتے ہیں کہ بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

آصف: کیا خوب محاورہ آپ نے بیان کیا ہے۔

دوست: اچھا تو بتائیے کہ اگر محترم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی تشریف لاتے تو آپ انہیں کس ذرہ سے تشبیہ دیتے۔

آصف: دیکھئے استاذی المکرم پروازی صاحب ذرہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

دوست: پھر بھی کچھ تو کہیئے گھبرائیے نہیں وہ آپ کی کوئی ہجو نہیں لکھیں گے۔ آخر آپ ان کے ایک لیکچرر ساتھی بھی تو ہیں خواہ جونیئر ہی سہی! اور آپ کے ہم نام بھی!

آصف: اچھا تو میں انہیں مادہ کا جوڑا یعنی Anti Matter سے تشبیہ دوں گا۔

دوست: مادہ Matter تو ہم نے سنا ہے۔ ایٹموں کا بنا ہے اور آپ ہمیں بتا چکے ہیں کہ ایٹم کے مرکزے کے اندر پروٹان اور نیوٹران ہیں اور الیکٹران اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔

آصف: سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کائنات کا ایک جوڑا بھی بنایا ہے جو ایٹم کی بجائے ایٹم کے جوڑے Anti Atom سے بنا ہے۔

دوست: تو کیا آپ مجھے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کائنات کے ایٹم کے جوڑے کے مرکز میں پروٹان کا جوڑا یعنی Anti Proton اور نیوٹران کا جوڑا یعنی Anti neutron ہیں اور اس کے باہر الیکٹران کا جوڑا یعنی Anti Electron گھوم رہے ہیں۔

آصف: آپ نے بالکل صحیح بیان کیا ہے۔

اس تصویر میں سرخ Anti proton ہیں اور سفید Anti Neutron ہیں اور پیلے رنگ میں Anti Electron چکر لگا رہے ہیں۔

دوست: لیکن یہ کائنات ہے کہاں!

آصف: اگر مجھے اس کا جواب آتا تو یقین کیجئے اگلا نوبل انعام مجھے ہی ملے گا۔

دوست: اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۳۴ میں فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قرآن مجید کے حاشیئے (صفحہ ۱۰۶) میں تحریر فرماتے ہیں:

''اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جنت کہیں آسمان کے اُوپر کوئی الگ مقام نہیں ہے کیونکہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا جتنا بھی عرض ہے جنت کا بھی ویسا ہی ہے۔ جب یہ آیت آنحضور ﷺ نے صحابہ کے سامنے پڑھ کر سنائی تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر زمین و آسمان پر جنت ہی حاوی ہے پھر جہنم کہاں ہوگی تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے یعنی جہنم بھی وہیں ہے مگر تمہیں اس کا شعور نہیں''۔

اسی طرح حضورؒ سورۃ الحدید کا تعارف فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''پھر اسی سورت میں یہ عظیم الشان آیت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بات روشن فرما دی تھی کہ جنت اور جہنم کا ظاہری تصور درست نہیں چنانچہ آیت کریمہ نمبر ۲۲ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف پیش قدمی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو جس جنت کی وسعت زمین و آسمان پر محیط ہے۔ جب آنحضور ﷺ نے یہ تلاوت فرمائی۔ تو ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر جنت ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے تو جہنم کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا وہ بھی وہیں ہوگی۔ یعنی اس کائنات کی وسعتوں میں موجود ہوگی جس میں جنت ہے لیکن تمہیں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ یہ کیسے ہوگا۔ ایک ہی جگہ جنت اور جہنم بس رہے ہیں اور ایک کا دوسرے سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس زمانے میں ایک Relativity کا تصور عطا فرمایا گیا تھا یعنی ایک ہی جگہ میں ہوتے ہوئے Dimension بدل جانے سے دو چیزوں کا آپس میں کوئی تعلق قائم نہیں رہتا''۔

آصف: یہ آیت مبارکہ و حدیث اور حضورؒ کی وضاحت بہت ہی غور طلب ہے۔ اور اس میں غیر معمولی طور پر گہرے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ میں اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ وہ کائنات بھی یہی کہیں ہے۔ مگر ہمیں اس کا شعور نہیں! شاید سائنس آئندہ زمانے میں کسی وقت اس معیار پر پہنچ جائے کہ سائنس دان اس پوشیدہ جہت Dimension کو تلاش کر سکیں۔

دوست: مجھے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت ملتا ہے۔

آصف: وہ کیسے؟

دوست: اللہ تعالیٰ اس طرح ہر چیز کو جوڑوں میں پیدا فرما کر یہ عملی ثبوت دے رہا ہے کہ ہر چیز میں دوہرا پن ہے۔ صرف اسکی ذات بابرکات ہی وحدہ لاشریک ہے۔

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

آصف: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سورۃ یٰسین کے تعارف میں صفحہ ۷۷۱ پر فرماتے ہیں:

''یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے آج کی سائنس نے اسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے یہاں تک کہ مادہ کے اور ایٹمز کے بھی Sub Atomic ذرات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ غرضیکہ جوڑوں کا مضمون ایک لامتناہی مضمون ہے اور توحید کے مضمون کو سمجھنے کیلئے اس مضمون کا سمجھنا ضروری ہے۔ صرف کائنات کا خالق ہی ہے جس کو جوڑے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ سب مخلوق جوڑے کی محتاج ہے''۔

دوست: آپ نے سادہ مثال سے ذروں کا مضمون میرے لئے آسان بنا دیا ہے اور میں اب Higgs Boson کو خوب اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں۔

آصف: مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔

دوست: کیا یہی کل ذرے ایٹم کے اندر ہیں یا کچھ اور بھی ہیں؟

آصف: ایٹم میں اور ذرے بھی ہیں انشاء اللہ اگلی ملاقات میں ان کے بارے میں کچھ باتیں کریں گے۔